آخری اور پہلی ملاقات تھی۔ بستر علالت پر عظیم باپ کے عظیم بیٹے کو دیکھ کر ہم اشکبار ہوگئے۔ دل تھام کر آنسو سے برساتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ نشتر ہسپتال ملتان کی فضاؤں سے دور نکل آئے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم آخری لمحات میں بیماری کے ایام میں جب اس نشتر ہسپتال میں زیر علاج تھے تو ان کے یہی بیٹے سید عطاء المحسن بخاری ان کے ساتھ تھے لیکن آج سید عطاء المحسن نشتر ہسپتال میں زیر علاج تھے تو ان کی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے انکی خدمت کے لئے ان کے ساتھ ان کا حقیقی بیٹا نظر نہیں آتا تھا مگر میں نے دیکھا کہ ان کے روحانی بیٹے انکی خدمت کرنے میں مصروف تھے۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج رہے پہلے لاہور میں زیر علاج تھے اور اب دو ہفتوں سے نشتر ہسپتال ملتان میں داخل تھے۔ گردوں میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے طبیعت سنبھل نہ سکی آخر ۱۲ نومبر جمعہ کے روز ساڑھے گیارہ بجے نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال کر گئے دوسرے روز نماز جنازہ کے بعد ہزاروں سوگواروں کی آہوں، ہچکیوں اور اشکوں کے نذرانہ عقیدت کے ساتھ آپ کو اپنے والد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے قدموں میں سپرد خاک کیا گیا۔ انکے جانے پر ان کے چاہنے والے جی بھر کے روئے آنسوؤں کا دریا بہایا، آہوں کا طوفان اٹھایا دنیا ایک یگانہ سے محروم ہوگئی۔ ایک فرزانہ چل بسا، ایک مفسر قرآن گزر گیا، ایک خطیب خوش الحان روپوش ہوگیا، ایک مقرر معجزبیان خموش ہوگیا، ایک چراغ بجھ گیا، ایک ستارہ ٹوٹ گیا، ایک آفتاب ڈوب گیا ایک مہتاب چھپ گیا۔ دنیا کو تاریکیوں نے ڈھانپ لیا، بہاروں نے منہ پھیر لیا خزاؤں نے سب کو گھیر لیا۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

بلال جعفری اسلام آباد ۲۸ جنوری ۲۰۰۰ء

قطعہ تاریخ وصال

حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی فرقت میں اعزہ ہیں نہایت غمگیں
ضبط غم کی کوئی صورت ہی نہیں ہے ممکن
سر آدم سے کہو سال الم ان کا بلال
باغ فردوس میں وارد ہیں عطاء المحسنؒ

۱ X ۱۹۹۸ء = ۱۹۹۹ء

○ امریکہ صرف افغانستان کا ہی نہیں پورے عالمِ اسلام کا دشمن ہے
○ جمہوریت کفر کی کمین گاہ ہے اور سیاسی لٹیروں کی پناہ گاہ ہے
○ داڑھی، پگڑی، مصلیٰ اور مسواک والے ہی ملک کی تعمیر نو کریں گے
(امیر احرار سید عطاء المھیمن بخاری)

(رحیم یارخان، مولوی فقیر اللہ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المھیمن بخاری نے کہا ہے کہ جہاد کو دہشت گردی قرار دینے والے یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ وہ ضلع رحیم یار خان میں مختلف مقامات پر مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام آٹھ روزہ تبلیغی و تربیتی اجتماعات سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد میں قوم کی حیات اور ملک کی بقا مضمر ہے۔ تمام جہادی تنظیمیں محب وطن ہیں اور مجاہدین ملک کی ہر آزمائش میں سرخرو ہوں گے۔

حضرت سید عطاء المھیمن بخاری نے کہا کہ امریکہ اسامہ بن لادن کی گرفتاری کا مطالبہ کر کے دراصل امارت اسلامیہ افغانستان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ امریکہ صرف افغانستان کا دشمن ہی نہیں بلکہ اسلام اور ملت اسلامیہ کا بھی دشمن ہے۔ جس کا بیّن ثبوت دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ اس کا امتیازی سلوک اور رویہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی حکومت کفر کی موت ہے۔ جمہوریت کافرانہ نظام ہے اسی لئے یہودی و عیسائی اور تمام کفار و مشرکین جمہوریت کا راگ الاپتے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ جمہوریت کفر و شرک کی کمین گاہ، بد دیانت سیاسی لٹیروں، قومی مجرموں اور دین دشمنوں کی پناہ گاہ ہے۔ اس میں بیٹھے ہوئے پناہ گیر ایاسۂ عصر ہیں جو امن و سلامتی والے دین اسلام پر حملہ آور ہیں۔ حضرت پیرجی عطاء المھیمن بخاری نے کہا کہ افغانستان میں اہل حق نے اسلامی حکومت قائم کر کے دنیا کے تمام جمہوریت پسندوں کو حیران و ششدر کر دیا ہے۔ طالبان نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کی امارت و قیادت میں ایک ایسی مثالی حکومت قائم کی ہے جو دنیا کی تمام جمہوری حکومتوں کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ انہوں نے توفیق الٰہی سے یورپ کے اس دعوے کو یکسر باطل کردیا ہے کہ داڑھی، پگڑی، مصلیٰ اور مسواک والے حکومت نہیں کرسکتے۔ سید عطاء المھیمن بخاری نے کہا کہ جہادی تنظیموں نے پاکستان سے دہشت گردی کو ختم کر کے جہاد کے فریضہ کو مسلمانوں کے دلوں میں بیدار کیا ہے۔ وقت ثابت کرے گا کہ یہ لوگ ملک و قوم اور دین سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ پاکستان کا شاندار مستقبل بھی داڑھی، پگڑی، مصلیٰ اور مسواک والے ہی تعمیر کریں گے۔ ان شاء اللہ

○ جمہوری نظام اور بسنتی سیاست دان نفاذِ اسلام کی راہ میں رکاوٹ ہیں

○ اقتدار سیاست دانوں کے پاس رہا اس لیے تباہی کے ذمہ دار بھی یہی ہیں

○ پاکستان میں اسلام کے سوا ہر نظام کو ناکام بنا دیا جائے گا

امیر احرار سید عطاء المھیمن بخاری ●

(صادق آباد، حافظ رضا محمد) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری نے کہا ہے کہ جمہوری نظام اور "بسنتی" سیاست دان پاکستان میں نفاذ اسلام کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان رکاوٹوں کو صرف اور صرف جہاد کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مدرسہ و مسجد ختم نبوت صادق آباد میں احرار کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ کفر صرف جمہوری معاشرے میں پنپ سکتا ہے اور جمہوری ادارے کفر کے مراکز ہیں۔ اس نظام نے سیاست دانوں کے ذریعے منکرات و فواحش کو فروغ دیا اور فاسق و فاجر معاشرہ تشکیل دیا۔ گزشتہ ۵۲ برسوں میں پاکستان میں جتنے سیاسی و معاشی بحران آئے اس کے مجرم یہی بد دیانت سیاست دان ہیں۔

حضرت سید عطاء المھیمن بخاری نے کہا کہ دینی مدارس اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے مراکز اور مولوی اسلام کے مخلص سپاہی ہیں۔ علماء حق اور طالبانِ اسلام نے کفریہ تہذیب و ثقافت اور مشرکانہ نظام ریاست و حکومت کے سیلاب کے آگے مضبوط بند باندھا اور پوری قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کی۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار ہمیشہ سیاست دانوں کے پاس رہا اس لئے ملکی تباہی کے ذمہ دار بھی یہی ہیں۔ مولوی کے پاس تو پاکستان میں کبھی حکومت نہیں آئی اور اگر مولوی کو حکومت مل جاتی تو ملک کی قسمت بدل جاتی۔ انہوں نے کہا کہ عصر حاضر کی سب سے بڑی جنگ تہذیب کی جنگ ہے۔ مولوی نے کفریہ تہذیب کا راستہ روک کر قوم پر احسان کیا ہے۔ پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری نے کہا کہ اسلام ہماری پہچان، شناخت اور آن ہے۔ مولوی جان تو دے سکتے ہیں مگر اس پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نبی علیہ السلام نے اور آپ کے صحابہ نے قول و عمل سے کفر کے تمام رویوں اور قدروں کی مذمت اور مخالفت کی ہے بلکہ انہیں عبرت کا نشان بنایا جو عینِ اسلام ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد فرض بھی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ دینی مدارس، اساتذہ، طلباء اور دینی جماعتیں فریضۂ جہاد سے دستبردار نہیں ہوسکتے۔ جہاد کے منکر اسلامی تہذیب و تمدن اور اقدار سے لاعلم اور جاہل ہیں۔ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے کفریہ نظامِ ریاست جمہوریت، یہودیانہ معیشت اور امریکی حکومت سے مرعوب و خوفزدہ ہیں۔ مولوی صرف اللہ کی ناراضی سے ڈرتا ہے اس لئے بہادر ہے جو لوگ دینی مدارس کو بدنام کرکے انہیں بند کرنا اور مولویوں کو راہ سے ہٹانا چاہتے ہیں وہ جان لیں کہ.....

"آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا"

ہم پاکستان میں اسلام کے سوا ہر نظام کو ناکام بنادیں گے۔ (ان شاء اللہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ دفتر احرار، لاہور میں:

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم ۶ فروری کو

لاہور تشریف لائے تو اپنی جملہ مصروفیات میں سے وقت نکال کر نمازِ عصر سے قبل دفتر مجلس احرار اسلام میں بھی تشریف لائے۔ امیر احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، حضرت مولانا زاھد الراشدی۔ سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ۔ میاں محمد اویس، ملک ربنواز ایڈووکیٹ اور دیگر حضرات نے ان کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے فرمایا کہ اکابر احرار نے تحفظ ختم نبوت کے لئے نہایت خلوص کے ساتھ بے پناہ کام کیا، قربانیاں دیں اور ایک قافلہ ترتیب دے کر اسے تحفظِ ختم نبوت کے مشن پر لگا دیا۔ حضرت امیر شریعت، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی اور دیگر اکابر احرار نے اس محاذ پر بڑی جرأت کے ساتھ کام کیا آج ان کی محنت ثمر آور ہے۔

حضرت لدھیانوی مدظلہ نے مجلسِ احرار اسلام کی ترقی، دفتر احرار کی آبادی اور کارکنوں کے لئے خلوصِ نیت کی دعا فرمائی۔

جناب چیف ایگزیکٹو آئین کی اسلامی دفعات کو تحفظ فراہم کریں
دفتر احرار لاہور میں ماہرین قانون اور علماء کا مشترکہ اجلاس

لاہور (محمد معاویہ رضوان) مختلف رہنماؤں اور ماہرین قانون کا ایک مشترکہ مشاورتی اجلاس ۶۔ فروری ۲۰۰۰ء بروز اتوار بعد نمازِ عصر لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں ۷۳ء کے دستور کی معطلی اور اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے پی سی او کے تحت حلف نامہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے اسلامی جمہوریہ کے الفاظ حذف کئے جانے سے پیدا شدہ صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔

اجلاس میں اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا کہ دستور پاکستان کے معطل ہونے کے بعد ملک میں قادیانیوں اور سیکولر لابیوں کی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ججوں کے حلف نامہ سے اسلامی جمہوریہ کے الفاظ حذف ہونے سے پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت مشکوک ہو کر ایک سیکولر ملک کا تاثر ابھر رہا ہے۔ اجلاس میں ایک قرار داد کے ذریعے چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف سے مطالبہ کیا گیا کہ جس طرح ۷۷ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ۷۳ء کا دستور معطل کرنے کے بعد دینی حلقوں کے مطالبہ پر عبوری آئین میں دستور کی اسلامی دفعات اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی دفعات کو بحال رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ اسی طرح جنرل مشرف بھی پی سی او کے تحت ایک مستقل فرمان کے ذریعہ ۷۳ء کے دستور کی اسلامی دفعات، عقیدۂ ختم نبوت، قادیانیوں سے متعلق ترامیم کو تحفظ فراہم کر لیا اور قرارداد مقاصد کی بالادستی قائم کریں۔ اجلاس میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کے قائدین سے اپیل کی گئی کہ وہ اس سلسلہ میں ٹھوس مشترکہ لائحہ عمل اختیار کر کے عقیدہ ختم نبوت کی دستوری حیثیت اور دستور پاکستان